بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیرے آستاں پہ آئے، تیری یاد کھینچ لائی
رکھے خدا سلامت تیرے در کی آشنائی

تذکرۂ گُلِ گُلستان

سائیں ملک محمد افسر خان
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آستانہ عالیہ پریم نگر فقیراں

حسنِ ترتیب:

ابوطیب علامہ حافظ رفاقت علی حقانی (ایم۔اے)

خطیب مرکزی جامع مسجد (رجسٹرڈ) صدر بازار اٹک کینٹ

پیشکش:

جامعہ حقانیہ ظاہر العلوم (رجسٹرڈ) صدر بازار اٹک کینٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اگر خدا کی محبت کا دعویٰ کرتے ہوتو اُس کے بندوں کی خدمت کر کے دکھاؤ۔ (حدیث)

ضلع اٹک فتح جنگ سے 5 کلومیٹر جانب مشرق سائیں نور خان رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادے پیکر شرم وحیا مخلص فی اللہ حضرت ملک محمد افسر خان رحمۃ اللہ علیہ بمقام پریم نگر فقیراں اپنی زندگی یادِ خدا عزوجل، عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں گزارنے کے ساتھ ساتھ اللہ کی مخلوق کی خدمت کرتے ہوئے گذشتہ دنوں خالقِ حقیقی سے جاملے۔

آپ کے برادرِ اکبر ممتاز صوفی بزرگ مجذوب سائیں نور خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 1971ء (۱۲ ذی الحجہ ۱۳۹۰ھ بروز منگل) وصال فرما گئے تھے۔ جبکہ نمازِ جنازہ جمعرات دن 1:00 بجے ادا کی گئی۔ سائیں نور خان کے مرشد حضرت خواجہ ولی احمد سرکار کا دربارہ فتح جنگ میں ہے۔ جبکہ آپ کے دادا مرشد بابا جی نامدار سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وصال 1760ء) پریم نگر فقیراں میں آرام فرما رہے ہیں اور سائیں نور خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پردادا مرشد شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکبری منڈی لاہور میں مخلوقِ خدا میں فیض تقسیم فرما رہے ہیں۔

ہوگئے گم رضائے الٰہی میں رضاوالے
اور خدا کے قریب ہوگئے خدا والے

جہاں میں اہلِ ایماں صورتِ خورشید جیتے ہیں
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے، اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

سائیں نور خان علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد آپ کے برادرِ اصغر ملک سائیں محمد افسر خان نے آپ کے حکم کے مطابق دربار شریف کا انتظام وانصرام اپنے ذمہ لیا اور اِس ذمہ داری کو زندگی کے آخری ایام تک بطورِ احسن نبھایا۔ آپ کی خدمت میں دربار شریف کی تزہین وآرائش اور دربار شریف سے ملحقہ عظیم الشان جامع مسجد و مدرسہ قابلِ ستائش ہیں۔ آپ کی زندگی کے کئی خوبصورت پہلو ہیں۔ یہاں احاطہ کرنا مشکل ہے۔

آپ کی زندگی حقیقت میں ایک درویش صفت اور دنیا سے بے رغبتی کی زندگی تھی۔ آپ نہایت ہی شریف الطبع ملنسار تھے۔ آپ دین کی ترویج کا انتہائی جذبہ رکھتے تھے۔ اِس لیے نوری پاک مدرسہ کی ایک عظیم بلڈنگ مسجد کے متصل وصال سے ایک سال قبل قائم کی۔ مریدوں نے کہا کہ اتنے بڑے مدرسے کی کیا

ضرورت ہے؟ لیکن آپ کی نگاہ آئندہ آنے والے حالات پر تھی۔ اِس لیے اِنہی عظیم شخصیات کے بارے میں حدیث مبارک ہے: اِتَّقُوْ فِرَاسَۃَ الْمُؤمِنُ فَاِنَّہٗ یَنْظِرُ بِنُوْرِ اللّٰہ: ترجمہ: مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

آپ انتہائی سخی تھے۔ آپ کے پاس جو بھی آتا مخلوقِ خدا میں تقسیم کر دیتے۔ آپ بہت ہی غریب پرور تھے، آپ سے اکثر محافلِ میلاد اور جنازوں میں ملاقات ہوتی رہی، آپ زندگی کے ہر شعبے سے تعلق والے افراد سے شفقت کیساتھ پیش آتے، آپ کے برادرِ اکبر ملک حاجی سرور خان جن کا وصال جولائی 2009ء بھکھو میں ہوا۔ اختتامی دعا ناچیز حقانی نے کی جس پر مجھے دل سے دعائیں دیں اور نہایت ہی شفقت فرمائی آپ کے بارے میں ہر شخص کی زبان سے یہ الفاظ سنے گئے کہ آپ مجھ سے محبت کرتے تھے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ آپ سب کیلئے یکساں توجہ فرماتے۔

آپ کے بارے میں منقبت امیر افضل خان مضطرؔ امیر خان فتح جنگ نے تحریر کی ہے۔ جو سائیں نورخان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر چسپاں ہے۔ جو درج ذیل ہے:

اے پریم نگر کا نکھار، محمد افسر خان — گلشن پریم نگر کی بہار، محمد افسر خان
خندہ رو، پریم خو، فیضِ جوئے بار — فقر جُو، ماہِ ضُو، فضلِ پروردگار، محمد افسر خان
جانِ امان و پناہ، مشعل رہگزار، محمد افسر خان — پنجتن کے سپاہی جانثار، محمد افسر خان
خوش لگن، جانِ پریم چمن، ہونہار، محمد افسر خان — خوش نہاد، خوش چلن، ذی وقار، محمد افسر خان
رہے قائم دوام شاہی بےکسوں کی پشت پناہی — نہ ہوں عدم راہی، تاباں سدا بہار، محمد افسر خان
پیکر شرم وحیا، لطف وعطا وایثار، محمد افسر خان — سرکار کے مہمانوں کے خدمت گار، محمد افسر خان
شریک خوشی، غم میں دلفگار، محمد افسر خان — خزاں ہو کہ بہار، شجرِ سایہ دار، محمد افسر خان
یہی رنگ ڈھنگ ہے، یہی امنگ ترنگ ہے — مضطرؔ نیا رنگ ہے واہ خاکسار، محمد افسر خان
یارب ابد تک یہ آستاں رہے — ہر کوئی فیض یاب شادماں رہے
غریبوں غمزدوں کا ہے آسرا — سلامت تا قیامت میرے مرشد کا سائباں رہے

شاعرِ اہلسنت: محمد عبدالقیوم طارقؔ سلطان پوری حسن ابدال (12 اپریل 2011)

لَھُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلٰیo جَنّٰتُ عَدْنٍ (طٰہٰ) — ۱۴۳۲ھ
عین فیض الفقرا — ۱۴۳۲ھ

نورخان ممتاز ہے دل کا مقامِ معرفت — اُس عظیم الشان مردِ حق کا تھا وہ جانشین
خلوتِ خلقِ خدا اُس کا تھا — پیکرِ حسنِ طریقت تھا وہ مردِ حق گزیں
جو تھا جود و خود غرضی کے اِس ظلمت زدہ ماحول میں — عمر بھر اُس حسنِ عمل کی شمعیں روشن اُس نے کیں
اِک بڑے دربار کی ساتھ ہی سونپی گئیں خدمات اُسے — اُس میں مردانِ خدا کی خوبیاں موجود تھیں
فیض پہنچایا طویل عرصے تک اُس نے فقر کا — وہ سعادت مند تھا روزِ ازل سے بالیقین
گامزن ہو جادہ حق پر رہا ہر حال میں — استقامت اُس کی ہمت مرحبا صد آفریں
عام لوگوں کی طرح بالکل نہیں ہے اُس کی موت — نیستی انجام اہل فقر کا ہر گز نہیں
خاک میں اُن کو ملا دے انقلاب وقت اگر — موتیوں کی آب و تاب و قدر کم ہوتی نہیں
حی وباقی سے جن کی دوستی خوش بخت لوگ — زندگی پاتے بعد از مرگ وہ جام طویل
اولیا کے جو عقیدت مند ہیں مغموم ہیں — اُس کی رحلت سے محبانِ ولایت ہیں حزیں
اُس کی تُربت دور و نکہت کی تجلی گاہ ہو — اُس کا مرقد ہو الٰہی بلبل خلدِ بریں
مغفرت سے اُس کو لطفِ خاص سے یارب نواز — از طفیل جانِ رحمت رحمت للعالمین
فیض مستر مرکزِ انوار اُس کے دم سے تھا — یہ اختتامِ فقر سائیں نورخان کا آستاں
اُس خدا اندیش مردِ صدقِ فطرت کا وجود — تھا چراغ اوجِ عرفاں ظلمتوں کے درمیاں
کی رقم یوں ادب سے اُس کی طارقؔ تاریخ وصال — نورِ شمسِ معرفت نقشِ جمالِ نور خانؒ

1432ھ 1431ء+1

سائیں ملک محمد افسر خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق سائیں نور خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی حیات میں ہی فرما دیا تھا کہ آپ چالیس سال تک سجادہ نشین رہیں گے۔ ایک ہفتہ قبل خواب میں آ کے فرمایا کہ میں آپ کو لینے آیا ہوں۔

وصال باکمال:

سائیں ملک افسر خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر بوقت وصال تقریباً 60 سال تھی۔ آپؒ کا وصال 13 فروری بروز اتوار کو ہوا جبکہ نمازِ جنازہ 14 فروری بروز سوموار دن گیارہ بجے حضرت پیر سید غلام حسام الدین گیلانی مدظلہ العالی آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کی امامت میں ادا کی گئی۔

آپ کا چہلم مبارک مورخہ ۱۰ جمادی الاول ۱۴۳۲ھ (14 اپریل بروز جمعرات) کو ہوگا۔ جس میں سائیں ملک محمد افسر خان کے بھتیجے ملک محمد داؤد خان کے لختِ جگر ملک عاقب خان صاحب کی دستار بندی ہوگی۔

مزار پر حاضری کا طریقہ:

بزرگوں کے پاس قدموں کی طرف سے حاضری دینی چاہئے۔ پیچھے سے آنے کی صورت میں اُنہیں مڑ کر دیکھنے کی زحمت ہوتی ہے۔ لہٰذا مزارِ اولیاء پر پائنتی (قدموں) کی طرف سے حاضر ہو کر قبلہ کو پیٹھ اور صاحب مزار کے چہرے کی طرف رُخ کر کے کم از کم چار ہاتھ (دو گز) دور کھڑا ہو کر اس طرح سلام عرض کریں۔

السلام علیک یا ولی اللہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ

ایک بار سورۃ فاتحہ، گیارہ بار سورۃ اخلاص (اول آخر درود شریف) پڑھ کر ہاتھ اُٹھا کر اوپر دیئے گئے طریقے کے مطابق (صاحب مزار کا نام لے کر ایصال ثواب کر دیں اور دعا مانگیں۔ ''احسن الوفاء'' میں ہے کہ ولی کے قرب میں دعا قبول ہوتی ہے۔ (ملفوظ از ابوالبلال حضرت علامہ محمد الیاس قادری مدظلہ امیر دعوت اسلامی)



آستانہ عالیہ پیرم بگر فقیراں کے سجادہ نشین بابا ملک افسر مرحوم کی رسم قل

سازشوں کے باوجود اسلام ترقی کر رہا ہے، علامہ رفاقت حقانی

حکومت پاکستان ملک میں نظام مصطفیٰ کا عملی نفاذ کرے، علامہ رفاقت حقانی

آخری کلمات، گل گلستان کے پروانوں:

آخر میں ناچیز ابوطیب حقانی حاجی ملک زاہد خان (ہمک) کا مشکور ہے کہ مختصری کاوش کے سلسلہ میں مجھے معلومات فراہم کیں۔ میں انتہائی مشکور ہوں پاکستان کے نامور شاعر اہلسنت پیکر اخلاص و محبت عبدالقیوم طارقؔ سلطان پوری کا کہ جنہوں نے بیماری کے باوجود منقبت تحریر کر کے میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ مذکورہ تحریر میں اگر کوئی غلطی ہو تو اصلاح فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں درست کی جائے۔ اگر تحریر میں کوئی خامی نظر آئے تو اُسے میری کم علمی پر محمول فرمائیں اگر کوئی خوبی نظر آئے تو وہ حقیقتاً سائیں ملک محمد افسر خان علیہ الرحمۃ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ میری ادنیٰ سی کاوش میرے لیے ذریعہ نجات بنائے اور بروزِ حشر پڑھنے والے مریدین و محبین، متوسلین کے لیے وسیلہ آخرت بنائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

ابوطیب حافظ رفاقت علی حقانی (ایم۔اے)
بانی و مہتمم جامعہ حقانیہ ظاہر العلوم
خطیب جامع مسجد (رجسٹرڈ) صدر اٹک کینٹ
0300-5608898